جماعت احمدیہ کے نام پر اعتراض کا جواب

از انصر رضا، مشنری کینیڈا

دلائل دو طرح کے ہوا کرتے ہیں: معقولی اور منقولی۔ احمدیہ مسلم جماعت کے نام پر اعتراض کے بارے میں بھی انہی دو اقسام کے دلائل دیئے جاسکتے ہیں۔ معترضین عام طور پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں ہمارا نام ''مسلمان'' رکھا ہے تو پھر ہمارا ہرگز یہ حق نہیں اور نہ ہی یہ جائز ہے کہ ہم اپنا کوئی دوسرا نام رکھیں۔ چنانچہ ہمیں خود کو صرف اور صرف مسلمان کہنا چاہئے۔ اس سلسلہ میں قرآنِ کریم کی مندرجہ ذیل آیتِ کریمہ پیش کی جاتی ہے:

''هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَ فِيْ هٰذَا''

اس (یعنی اللہ) نے تمہارا نام مسلمان رکھا (اس سے) پہلے بھی اور اس (قرآن) میں بھی (سورۃ الحج۔22:79)

اس اعتراض کا معقولی جواب یہ ہے کہ زبان و بیان کی اصطلاحات میں کسی بھی شخص، جگہ یا چیز کے تعارف کے لئے بنیادی طور پر اس شخص، جگہ یا چیز کا نام استعمال کیا جاتا ہے جبکہ مزید وضاحت کے لئے اس کی صفت کا بھی بیان کیا جاتا ہے۔ مثلاً ہم سب انسان ہیں لیکن کسی شخص کے مخصوص تعارف کے لئے اس کی نسل، قومیت، ثقافت، زبان اور مذہب کو بھی بیان کیا جاتا ہے۔ اسی طرح جو شخص بہادری کی صفت رکھتا ہو اسے محض انسان نہیں بلکہ بہادر انسان کہا جاتا ہے۔ علیٰ ھذا القیاس مختلف صفات کے حامل اشخاص کے ناموں کے ساتھ ان کی صفت کا اضافہ کیا جاتا ہے جو بعض اوقات اس قدر مشہور ہو جاتی ہیں کہ ان کے نام کا جزو لاینفک بن جاتی ہیں۔ برطانیہ کا بادشاہ اور صلیبی جنگوں کا ایک مشہور کردار، رچرڈ، اس قدر بہادر مانا جاتا تھا کہ ''شیر دل'' کا لقب اس کے نام کا لاحقہ بن گیا اور آج تک اسے رچرڈ شیر دل کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ بعینہٖ ہمارا نام مسلمان ہے لیکن ''احمدی'' ہماری صفت ہے جو ہمیں باقی مسلمانوں سے ممیّز کرتی ہے اور بتاتی ہے کہ یہ وہ مسلمان ہیں جنہوں نے امامِ زمانہ کو پہچان کر اس کی بیعت کی ہے اور اس کے پیروکاروں میں شامل ہیں۔

اب منقولی طور پر دیکھیں تو خود قرآنِ کریم میں جہاں ہمارا نام مسلمان رکھا گیا ہے وہیں ہمیں دیگر ناموں ''مومنین''، ''محسنین''، ''صالحین''، ''صدیقین''، ''متقین'' وغیرہ سے بھی پکارا گیا ہے۔ ان ناموں سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہرگز یہ اصول وضع نہیں کیا کہ اسلام کے پیروکار خود کو مسلمان کے علاوہ کچھ نہیں کہہ سکتے جبکہ وہ خود ہمیں مسلمان کے علاوہ دیگر ناموں سے بھی پکارتا ہے۔ قرآنِ کریم میں مذکور یہ نام ہر علاقہ اور ہر زمانہ کے مسلمانوں پر لاگو ہوتے ہیں۔ لیکن کچھ ایسے نام بھی ہیں جو نبی اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک کے مسلمانوں کو دیئے گئے، مثلاً مہاجرین اور انصار۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے لئے یہ نام نہ صرف نبی اکرم ﷺ نے استعمال فرمائے بلکہ خود قرآنِ

کریم میں اس دور کے مسلمانوں کو اس نام سے پکارا گیا:

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ

اور مہاجرین اور انصار میں سے سبقت لے جانے والے اوّلین (سورۃ التوبۃ ۔9:100)

ایک اور منقولی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قرآنِ کریم میں متعدد مقامات پر حنیف کہہ کر پکارا ہے۔صاف ظاہر ہے کہ یہ ان کا نام نہیں بلکہ صفت ہے جو ایک مقام پر ان کے نام کے ساتھ ملا کر بھی ذکر کی گئی ہے:

مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمَ يَهُوْدِيًّا وَّ لَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

ابراہیم نہ تو یہودی تھا نہ نصرانی بلکہ وہ تو (ہمیشہ اللہ کی طرف) جھکنے والا فرمانبردار تھا۔اور وہ (ہرگز) مشرکوں میں سے نہیں تھا۔
(سورۃ آلِ عمران ۔3:68)

مذکورہ بالا معقولی اور منقولی دلائل کی بنیاد پر معترضین کا یہ اعتراض غلط ثابت ہو کر یہ واضح کرتا ہے کہ ان کا یہ اعتراض قلّت تدبر، قرآنِ کریم سے ناواقفیت اور محض اعتراض برائے اعتراض کی بنیاد پر ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآنِ کریم غور و فکر، اور تدبّر سے پڑھنے، اس کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین!